72269 ـ اكيلى رہنے كے خوف سے عدت والى عورت كا ميكے منتقل ہونا

سوال

ايك عورت كا خاوند فوت ہوگيا اور وہ كرايہ كے گھر ميں رہتى ہے، اس كے ميكے والے بھى اسى علاقے ميں رہتے ہيں ليكن گھر ان سے دور ہے، اور اس كا بھائى بھى كام كاج كى بنا پر اس كے گھر آ كر نہيں رہ سكتا، اور عورت مكان كا كرايہ بھى ادا نہيں كر سكتى، كيا يہ عورت عدت گزارنے كے ليے ميكے منتقل ہو سكتى ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

بيوہ عورت كے ليے اپنے اسى گھر ميں عدت گزارنى واجب ہے جس گھر ميں رہائش ركھے ہوئے اسے خاوند فوت ہونے كى اطلاع ملى تھى؛ كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے يہى حكم ديا ہے.

كتب سنن ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى درج ذيل حديث مروى ہے كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فريعۃ بنت مالك رضى اللہ تعالى عنہا كو فرمايا تھا:

" تم اسى گھر ميں رہو جس گھر ميں تمہيں خاوند فوت ہونے كى اطلاع ملى تھى، حتى كہ عدت ختم ہو جائے.

فريعۃ رضى اللہ تعالى عنہا كہتى ہيں:

چنانچہ ميں نے اسى گھر ميں چار ماہ دس دن عدت بسر كى تھى "

سنن ابو داود حديث نمبر (2300) سنن ترمذى حديث نمبر (1204) سنن نسائى حديث نمبر (200) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (2031) علامہ البانى رحمہ اللہ نے اسے صحيح ابن ماجہ ميں صحيح قرار ديا ہے.

اس حديث پر عمل كرتے ہوئے اكثر اہل علم كا بھى يہى مسلك ہے، ليكن انہوں نے يہ اجازت دى ہے كہ اگر كسى عورت كو اپنى جان كا خطرہ ہو يا پھر اس كے پاس اپنى ضروريات پورى كرنے كے ليے كوئى دوسرا شخص نہ ہو اور وہ خود بھى اپنى ضروريات پورى نہ كر سكتى ہو تو كہيں اور عدت گزار سكتى ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" بيوہ كے ليے اپنے گھر ميں ہى عدت گزارنے كو ضرورى قرار دينے والوں ميں عمر اور عثمان رضى اللہ تعالى عنہما

شامل ہیں، اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہم سے بھی مروی ہے، اور اما مالك امام ثوری اور امام اوزاعی اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے.

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

حجاز شام اور عراق کے فقہاء کرام کی جماعت کا بھی یہی قول ہے "

اس کے بعد لکھتے ہیں:

" چنانچہ اگر بیوہ کو گھر منہدم ہونے یا غرق ہونے یا دشمن وغیرہ کا خطرہ ہو... تو اس کے لیے وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہونا جائز ہے؛ کیونکہ یہ عذر کی حالت ہے...

اور اسے وہاں سے منتقل ہو کر کہیں بھی رہنے کا حق حاصل ہے " انتہی مختصرا

دیکھیں: المغنی (8 / 127).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك عورت کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور جس علاقے میں اس کا خاوند فوت ہوا ہے وہاں اس عورت کی ضرورت پوری کرنے والا کوئی نہیں، کیا وہ دوسرے شہر جا کر عدت گزار سکتی ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" اگر واقعتا ایسا ہے کہ جس شہر اور علاقے میں خاوند فوت ہوا ہے وہاں اس بیوہ کی ضروریات پوری کرنے والا کوئی نہیں، اور وہ خود بھی اپنی ضروریات پوری نہیں کر سکتی تو اس کے لیے وہاں سے کسی دوسرے علاقے میں جہاں پر اسے اپنے آپ پر امن ہو اور اس کی ضروریات پوری کرنے والا ہو وہاں منتقل ہونا شرعا جائز ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتا (20 / 473).

اور فتاوی جات میں یہ بھی درج ہے:

" اگر آپ کی بیوہ بہن کو دوران عدت اپنے خاوند کے گھر سے کسی دوسرے گھر میں ضرورت کی بنا پر منتقل ہونا پڑے مثلا وہاں اسے اکیلے رہنے میں جان کا خطرہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، وہ دوسرے گھر میں منتقل ہو کر عدت پوری کریگی " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (20 / 473).

اس بنا پر اگر یہ عورت اکیلا رہنے سے ڈرتی ہے، یا پھر گھر کا کرایہ نہیں ادا کر سکتی تو اپنے میکے جا کر عدت گزارنے میں کوئی حرج نہیں ہے.

واللہ اعلم .